ISLAMABAD LAW REVIEW

Vol: II Nos. 1&2
Spring & Summer 2018

Special Issue on Islamization of Laws in Pakistan

Published as part of the project
Legal Education Support Program in Pakistan
in collaboration with Sandra Day O'Connor College of Law
Arizona State University, Phoenix, AZ

A Journal of the Faculty of Shariah and Law
International Islamic University, Islamabad

پاکستان میں قوانین کو اسلامیانے میں ادارہ تحقیقات اسلامی کا کردار

Role of Islamic Research Institute in Islamization of Laws in Pakistan

MUHAMMAD AJMAL FAROOQ*

Abstract

Islamic Research Institute (IRI) is first constitutional Institute of Pakistan for the provision of Islamic research in any realm of Islam. Even the Objective Resolution emphasized the need to establish Islamic Research Institute to adopt further constitution of Islamic Republic of Pakistan. The basic objectives of IRI is to interpret and legislate for the constitution of the state with Islamic Tradition. Hence this paper explores the steps taken by IRI to Islamize the Pakistani Constitution. The direct role of IRI for the Islamization of Law in Pakistan to keep legislation in original Islamic Research. It will answer if there are any legislative thought provoking suggestions by IRI to the Government Institutions for Islamization of Law. It will also explore if there is any indirect material of the Institute to facilitate legislators and lawyers for Islamization of Law in Pakistan. By highlighting the role of IRI this article tries to find the answers of these questions. What material was published by IRI to Islamize the Law in Pakistan? Is there competitive research for contemporary issue of the society? What did IRI support to other legislative institutes in Pakistan?

Keyword

Foundation of Islamic Research Institute, Islamization of Law, Legislation in Pakistan, role of IRI in Islamic law

انسانی رشد و ہدایت کے لیے اللہ کا پسندیدہ دین، اسلام ہے، بیسویں صدی میں اُس کی عملی تصویر کشی اور انسانیت کی بھلائی کے لیے، مسلمانانِ ہند نے ایک الگ قطعہ ارضی "پاکستان" اللہ کے نام پر حاصل کرنے کا خواب دیکھا۔ اِس کے حصول کے بعد ایک ایسے ادارے کے قیام پر زور دیا گیا جو قرآن و سنت کی روشنی میں تمام مسلم طبقات کو ساتھ ملا کر اسلامی قانونی نظام اور اسلامی معاشرے کی تشکیل جدید کے لیے مشترکہ لائحہ عمل بنائے۔ ادارہ تحقیقات اسلامی، پاکستان کی تاریخ میں وہ پہلا دستوری ادارہ ہے جس نے بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر قوانین کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لیے متنوع قسم کی خدمات پیش کی ہیں ، قانون سے وابستہ افراد کی بنیادی ضرورت متعلقہ زبان میں اسلامی مصادر کی فراہمی تھا، اس سلسلہ میں درجنوں کتب شائع کی گئیں، اس کے علاوہ ادارہ سے وابستہ مجلات میں شائع ہونے والے قانون، فقہ اور اصولِ فقہ پر مقالات بھی علمی اور قانونی حلقوں میں مسلسل پزیرائی رکھتے ہیں۔ مقالہ ھذا میں ادارہ تحقیقات اسلامی نے قوانین کو اسلامیانے میں جو اقدامات کیے ہیں انھیں زیرِ بحث لایا جائے گا۔ یہ مقالہ تاریخی اور بیانیہ تحقیق کے اصولوں کو بروئے کار لاتے ہوئے تحریر کیا جائے گا، مواد کی فراہمی میں ادارہ تحقیقات اسلامی سے شائع ہونے والی کتب، جرائد اور

* لیکچرر، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

دیگر ذرائع کو بنیاد بنایا جائے۔ اس مقالہ میں تحلیلی اور تجزیاتی انداز میں موضوع سے بحث کی جائے گی تاکہ درست معلومات کو اکٹھا کر کے تحقیقی اصولوں کے مطابق احاطہ تحریر میں لایا جائے۔

***

مسلمانانِ ہند نے پاکستان کے حصول کے لیے ایک الگ قطعہ ارضی کا خواب دیکھا تھا، جو اللہ کے نام پر حاصل کیا جائے اور اس میں اسی کا قانون نافذ ہو۔ اس کی حقیقی تعبیر تاحال نظر نہیں آئی، مگر یہ کہنا بھی مشکل ہے کہ مسلمان اپنی اس کوشش میں کامیاب نہیں ہوئے۔ قربانیوں کا طویل سلسلہ ثمر بار ہوا اور اللہ نے الگ وطن عطا کر دیا، مگر 'اللہ کی زمین پر اللہ کا نظام' والا خواب تشنۂ تکمیل ہی رہا۔ قیامِ پاکستان کے بعد نظامِ حکومت اور قوانین کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے عارضی طور پر انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ کو مناسب تبدیلیوں کے ساتھ نافذ کر دیا گیا، اس وضاحت کے ساتھ کہ وقت کے ساتھ ساتھ تمام قوانین کو اسلامی سانچے میں ڈھالا جائے گا۔ پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کے ساتھ ہی ایک ایسے ادارے کے قیام پر زور دیا گیا، جو قرآن و سنت کی روشنی میں تمام مسلم طبقات کو ساتھ ملا کر اسلامی قانونی نظام اور اسلامی معاشرے کی تشکیل جدید کے لیے مشترکہ لائحہ عمل بنائے۔

ادارہ تحقیقات اسلامی کی بنیاد میں پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی کے ممبران کی مخلصانہ کوشش اور اسلام و پاکستان کے ساتھ بے لوث وابستگی کارفرما تھی۔ اس کے مقاصد میں ہمیشہ یہ واضح رہا ہے کہ مسلمانانِ پاکستان کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ اپنی زندگیاں اسلام کے بنیادی اصولوں پر استوار کریں اور روزمرہ پیش آمدہ معاشرتی مسائل کا حل، اسلامی قوانین کی روشنی میں جدید تقاضوں کے مطابق پیش کیا جائے۔ ادارہ تحقیقات اسلامی، پاکستان کی تاریخ میں وہ پہلا دستوری ادارہ ہے، جس نے بالواسطہ یا بلاواسطہ قوانین کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لیے متنوع قسم کی خدمات پیش کی ہیں۔ قانون سے وابستہ افراد کی بنیادی ضرورت، متعلقہ زبان میں اسلامی مصادر کی فراہمی تھا، اس سلسلہ کی ایک کڑی 'تراجمِ مصادرِ قانونِ اسلامی' ہے جو کہ درجنوں کتب کے ترجمہ و تدوین پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ ادارے سے وابستہ مجلات میں شائع ہونے والے قانون، فقہ اور اصولِ فقہ پر مقالات بھی علمی اور قانونی حلقوں میں مسلسل پذیرائی حاصل کر چکے ہیں، جبکہ بلاواسطہ طور پر قوانین کو اسلامیانے کے عمل میں ادارہ تحقیقات اسلامی کی معتبر شخصیات نے بھی اپنا کردار ادا کیا ہے۔

مقالہ ہذا کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، پہلے حصے میں ادارہ تحقیقاتِ اسلامی کا تعارف اور اس کے قیام کے مقاصد ہیں، جبکہ دوسرے حصے میں قوانین کو اسلامیانے میں ادارے کی تمام خدمات کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ دوسرا حصہ مزید تین اجزا میں تقسیم ہے، ہر جز میں کام کی نوعیت مختلف ہے۔

پہلے جز میں ادارے کی طرف سے اسلامی قوانین کے موضوع پر طبع ہونے والی تمام کتب کا تعارف پیش کیا گیا ہے، دوسرے جز میں ادارہ تحقیقاتِ اسلامی کے انگریزی، عربی اور اُردو میں شائع ہونے والے تینوں مجلات میں اسلامی قوانین پر جو مضامین تحریر کیے گئے، اُن کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ مقالہ ہذا کے دوسرے حصے کے آخری جز میں قوانین کو اسلامیانے میں، ادارہ تحقیقاتِ اسلامی کا دیگر اداروں کے ساتھ تعاون زیر بحث لایا گیا ہے۔

یہ مقالہ تاریخی اور بیانیہ تحقیق کے اصولوں کو بروئے کار لاتے ہوئے تحریر کیا گیا ہے، مواد کی فراہمی میں ادارہ تحقیقات اسلامی سے شائع ہونے والی کتب، مجلات اور دیگر ذرائع کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ اس مقالے میں تحلیلی اور تجزیاتی انداز میں موضوع پر بحث کی گئی ہے؛ تاکہ درست معلومات کو اکٹھا کر کے تحقیقی اصولوں کے مطابق احاطۂ تحریر میں لایا جائے۔

حصہ اوّل: ادارہ تحقیقات اسلامی کا تعارف

ادارہ تحقیقات اسلامی کا قیام اور اس کے مقاصد

اہل فکر و دانش کے نزدیک نوزائیدہ ریاست پاکستان کے لیے ادارہ تحقیقات اسلامی کا قیام ایک دینی اور قومی ضرورت تھا۔ جدید دور میں درپیش نئے چیلنجز سے نبرد آزما ہونا، انسانی زندگی سے متعلق اسلامی احکام کی تلاش و تحقیق کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ جبکہ دستور پاکستان میں اس بات پر بھی زور دیا گیا ہو کہ ملک کا کوئی آئین، قرآن و سنت کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ یہ دستوری وضاحت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اسلامی مصادر قوانین کو اطلاقی صورت میں لانے کے لیے سہل اور قابل تنفیذ بنایا جائے۔ ان قوانین کو پوری تحقیق کے ساتھ معاصر پیش آمدہ مسائل کے حل کے قابل بنایا جائے، جو اپنی ترتیب کے لحاظ سے دفعات کے صورت میں ہوں۔ پاکستانی معاشرے کو ٹھوس اسلامی بنیادوں پر استوار کرنے کے لیے اسلامی تحقیقات سے راہنمائی ایک اہم ضرورت تھی، جس کے لیے ایک ادارے کا قیام عمل میں لانا ناگزیر تھا۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ تینوں دساتیر پاکستان (۱۹۵۶، ۱۹۶۲ اور ۱۹۷۳) میں ادارہ تحقیقات اسلامی کے قیام کی دفعات کو شامل کیا گیا ہے۔ اگرچہ ۱۹۵۱ء میں ہی دستور ساز اسمبلی کے معزز رکن جناب معظم حسین المعروف ظہیر الدین لال میاں نے

اس ادارے کے قیام کی تجویز پیش کی، جسے اگلے ہی سال ۱۹۵۲ء میں ایک قرارداد کی صورت میں آئین ساز اسمبلی میں پیش کر دیا گیا[۱]،اس قرارداد کے الفاظ یہ تھے:۔

اس اسمبلی کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ ادارہ تحقیقات اسلامی کے نام سے ایک مرکزی ادارہ کراچی کے فیڈرل ایریا میں قائم کیا جائے، جس کی متعدد شاخیں اور شعبے ہوں ۔ اس میں کئی موضوعات پر سماجی ، معاشی ، تاریخی ، تعلیمی ، ثقافتی ، دستوری اور فقہی پہلوؤں سے انسانی علوم و سرگرمیوں پر تحقیقات کی جائیں۔[۲]

یہ قرارداد آگے چل کر ادارہ تحقیقات اسلامی کے قیام کا سبب بنی، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ۱۰ مارچ ۱۹۶۰ء کو ایک نوٹیفیکیشن کے ذریعے ادارے کا قیام عمل میں لایا گیا،ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کو ادارے کا ڈائریکٹر مقرر کیا گیا، پھر جولائی ۱۹۶۰ء میں ادارہ تحقیقات اسلامی کے بورڈ آف گورنر کا پہلا اجلاس بورڈ کے چیئرمین جناب حبیب الرحمٰن صاحب وفاقی وزیر تعلیم کی زیر صدارت منعقد ہوا[۳]۔

ابتدا میں یہ ادارہ وفاقی وزارت تعلیم کے ساتھ کام کرتا رہا، جبکہ ۱۹۶۵ء میں اسے وفاقی وزارت قانون اور پارلیمانی امور کے تحت کر دیا گیا؛ کیونکہ اسے خاص طور پر اسلامی قانون سازی میں مشاورت اور اس کے تشکیلی مواد کو تیار کرنے کے لیے بنایا گیا تھا[۴]۔ ۱۹۶۶ء میں وزارت قانون نے حکومت کو تجویز دی کہ بروقت راہنمائی اور سہولت کے پیش نظر، ادارہ تحقیقات اسلامی کا صدر مقام کراچی سے اسلام آباد منتقل کیا جائے ،اس طرح مئی ۱۹۶۶ء میں ادارہ پاکستان کے نئے دارالحکومت اسلام آباد میں منتقل کر دیا گیا۔[۵] ۱۹۷۴ء میں وزارت مذہبی امور قائم کی گئی تو ۲۰ اگست ۱۹۷۴ء کو ادارہ تحقیقات اسلامی کو وزارت مذہبی امور کے ساتھ منسلک کر دیا گیا، اسی دوران پاکستان میں اسلامی قوانین کو پروان چڑھانے کے لیے ایک نئے ادارے کی ضرورت محسوس کی گئی، چنانچہ وزارت مذہبی امور کے تحت اسلامی نظریاتی کونسل کا قیام عمل میں لایا گیا اور ادارہ تحقیقات اسلامی کی الگ حیثیت ختم کر کے اسے اسلامی نظریاتی کونسل کا حصہ بنا دیا گیا، اس طرح ۲۱ اگست ۱۹۷۷ء سے لے کر ۶ مارچ ۱۹۷۸ء تک

---

[۱] محمد ضیاء الحق، ''ادارہ تحقیقات اسلامی: تاریخ، اہداف اور خدمات''، فکرو نظر، اسلام آباد،۱-۲: ۵۵(جولائی-دسمبر ۲۰۱۷ء)۲۱-

[۲] مباحث دستور ساز اسمبلی، جلد نمبر۱، شمارہ نمبر ۲۰، ص ۱۲۹۳-

[۳] محمد خالد مسعود، ''ادارہ تحقیقات اسلامی کے اغراض و مقاصد، تاریخی و تحلیلی جائزہ'' فکرو نظر، اسلام آباد، ۱۳:۱۱ (مئی ۱۹۷۶ء)، ۹۶۷-

[۴] محمد ضیاء الحق،''ادارہ تحقیقات اسلامی: تاریخ، اہداف اور خدمات'' مصدر سابق، ۳۰-

[۵] مصدر سابق

یہ ادارہ اسلامی نظریاتی کونسل کا حصہ رہا۔ ۷مارچ ۱۹۷۸ء تا ۹مئی ۱۹۷۸ء اسے پھر سے وزارت قانون وپارلیمانی امور کے ساتھ منسلک کر دیا گیا۔ ۸مئی ۱۹۷۸ء سے ۲۳مارچ ۱۹۷۹ء تک اس کی الگ حیثیت ختم کر کے اسے دوبارہ وزارت مذہبی امور کے ساتھ منسلک کر دیا گیا[۶]۔ بعد ازاں اس کی خود مختار حیثیت اور گورننگ باڈی کنٹرول واپس کر دیا گیا۔ ۱۹۸۰ء میں اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کا قیام عمل میں آیا تو ادارہ تحقیقات اسلامی کو اسلامی یونیورسٹی کے ساتھ منسلک کر دیا گیا۔ ۱۹۸۵ء میں اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کو بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد قرار دے دیا گیا تو ادارہ تحقیقات اسلامی کو مستقلاً اس یونیورسٹی کا خود مختار حصہ بنا دیا گیا[۷] جو کہ اپنی موجودہ حیثیت میں برقرار اور فعّال ہے۔ اسی دوران ادارے کے لیے کئی شعبہ جات تجویز کیے گئے، جس میں "دستوری اور فقہی پہلو" کا بطور خاص ذکر کیا گیا۔ ہم آنے والی سطور میں اس کا جائزہ لیتے ہیں کہ اس کے قیام کے مقاصد میں فقہی اور اسلامی قوانین کا کس حد تک خیال رکھا گیا، جس سے ادارے کی طرف سے پاکستان میں اسلامی قوانین پر ہونے والے کام کی بنیادی جہت کا پتا چل سکے۔

دستور پاکستان کی تیاری میں جو مسودات پیش کیے گئے، ان میں ایک بات کا بطورِ خاص خیال رکھا گیا کہ ان میں اسلامی قانون کے ماہرین کی آرا شامل کی جائیں اور ایسے اقدامات تجویز کیے جائیں جو اسلامی فکر پر مبنی ہوں، مثلاً ۱۹۵۰ء کے دستور کے مسودے میں تین اہم اقدامات میں سے ایک یہ تجویز کیا گیا کہ:

> اسلامی قانون کے ماہرین کے ایک بورڈ کے قیام کی سفارش کی گئی ہے، جو اس بات کی رائے دے کہ اسمبلی میں پیش کیا جانے والا بل قرآن وسنت کے منافی تو نہیں[۸]۔

قانون ساز اسمبلی کے پلیٹ فارم سے ابھرنے والے اس قسم کے افکار و آرا نے، ادارہ تحقیقات اسلامی کے اغراض ومقاصد میں ایک واضح مقصد اسلامی قوانین کی تحقیق کو شامل کیا، جو جدید معاشرتی تقاضوں سے ہم آہنگ ہو۔ ۱۹۵۶ء کے دستور میں بطور خاص ایک دفعہ کو شامل کیا گیا کہ:

> ا۔ صدر ایک تنظیم قائم کرے گا جسے ادارہ اسلامی تحقیقات وہدایت برائے اعلیٰ تعلیم کہا جائے گا، جو مسلم معاشرے کی صحیح اسلامی خطوط پر تشکیل نو میں مدد کرے گا۔

---

[۶] مصدر سابق

[۷] مصدر سابق، ۳۱-

[۸] مصدر سابق، ۲۳-

ب۔ اس کے اخراجات پورے کرنے کے لیے پارلیمنٹ قانون کے ذریعے مسلمانوں پر خصوصی ٹیکس عائد کرے گی۔[٩]

ادارہ تحقیقات اسلامی کے سابق ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر محمد خالد مسعود نے ۱۹۵۶ء کے دستور کی دفعہ ۱۹۷ اور وزارت تعلیم کے اعلامیہ ۱۹۶۰ء سے ادارے کے قیام کے چار مقاصد ماخوذ کیے ہیں، جن میں آخری مقصد یہ ذکر کیا ہے کہ:

فلسفۂ قانون اور اصول قانون (Jurisprudence) وغیرہ میں باقاعدہ تحقیقات کی تنظیم اور حوصلہ افزائی کے لیے مناسب اقدامات کیے جائیں[١٠]

جب ۱۹۶۲ء کا آئین پیش کیا گیا تو صدر مملکت نے ادارہ تحقیقات اسلامی کے دیگر آئینی اداروں کے ساتھ تعلق کی وضاحت کرتے ہوئے اسلامی قانون کے شعبے میں بطورِ خاص اپنا کردار ادا کرنے پر زور دیا، اسلامی نظریاتی کونسل کے ساتھ ادارے کے تعلق کی وضاحت ان الفاظ میں کی:

اِس آئین میں ایک دفعہ کے ذریعے اسلامی نظریاتی مشاورتی کونسل قائم کی گئی، تاکہ مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے میں مدد دی جائے، یہ ادارہ دینیات، قانون، معاشیات اور انتظامی امور کے ماہرین سے تشکیل دیا جائے گا اور ادارہ تحقیقات اسلامی اس کی مدد کرے گا۔[١١]

اس وضاحت نے بھی ادارے کے محققین کی توجہ فقہ اور اسلامی قانون کی طرف مبذول کرائی اور یہاں سے اسلامی قانون کی تدوین اور مصادر اسلامی کے تراجم کی ابتدا کی گئی۔ ادارہ تحقیقات اسلامی کے قیام کے وقت وزارت تعلیم نے بھی قدرے تفصیل کے ساتھ ادارے کے مقاصد پر روشنی ڈالی اور چوتھے نمبر پر "قانون اور اصولِ فقہ میں تحقیق کے لیے خاطر خواہ تنظیم و حوصلہ افزائی کے اقدامات کرنا"[١٢] گویا قانون سے متعلق اہل علم کے نزدیک اس ادارے کا بنیادی مقصد اسلامی قوانین کی تدوین اور موجودہ معاشرے میں اس کی تطبیق ہے۔ بعد ازاں جب ادارے کو ۱۹۷۴ء میں وزارت مذہبی امور کے ساتھ منسلک کر دیا گیا تو ۱۹۷۹ء میں ایک دفعہ پھر ادارے کی دستوری حیثیت اور مقاصد پر تفصیل سے بحث کی گئی، جن میں سے مندرجہ ذیل تین امور توجہ طلب ہیں:۔[١٣]

[٩] محمد خالد مسعود، مصدر سابق، ٩٦٦؛ محمدمیاں صدیقی، ادارہ تحقیقات اسلامی :تعارف، اغراض و مقاصد اوردائرہ کار"، فکرونظر، اسلام آباد، ٢٠: ٩-١٠(مارچ -اپریل ١٩٨٣ء)، ١٦٧-

[١٠] مصدر سابق، ٩٦٨-

[١١] مصدر سابق، ٩٦٩-

[12] Notification No. F-15-1059-F IV, Dated 10-03-1960, Department of Education, Government of Pakistan

[١٣] محمد ضیاءالحق، "ادارہ تحقیقات اسلامی: تاریخ، اہداف اور خدمات " مصدر سابق، ٣٢

۱) مسلم سماج خصوصا پاکستان میں مسلسل بنیادوں پر قانونی اور سیاسی سطح پر تحقیق کو پیش نظر رکھنا، جو خالص اسلامی بنیادوں پر ہو۔

۲) ادارہ تحقیقات اسلامی کو پیش کیے جانے اور اس کے دائرے میں آنے والے امور پر اسلامی نظریاتی کونسل، وزارتوں اور دیگر ایجنسیوں کو معلومات، ہدایات اور مشاورت فراہم کرنا۔

۳) قائد اعظم یونیورسٹی کی شریعہ فیکلٹی کو اس کے نصاب کی تشکیل و منصوبہ بندی میں ہدایات دینا اور معاونت کرنا[۱۴]۔

۱۹۸۵ء میں ادارہ تحقیقات اسلامی کے بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کا حصہ بننے کے بعد از سر نو اس کے مقاصد، دائرہ عمل اور جہتوں کو متعین کیا گیا، تاکہ دنیا کے جدید مسائل اور فکری رجحانات کو اسلامی تحقیق کا موضوع بنایا جائے اور یہی ادارہ تحقیقات اسلامی کا ہمیشہ سے مقصد رہا ہے۔

حصہ دوم: قوانین کو اسلامیانے میں ادارہ تحقیقات اسلامی کی خدمات

بحث کا ابتدائی حصہ ادارہ تحقیقات اسلامی کے ایک دستوری اور آئینی وجود اور اس کے اُن مقاصد کو ظاہر کرتا ہے، جن کا تعلق اسلامی قوانین سے ہے، انہی مقاصد کے حصول کے لیے ادارے نے جو خدمات سر انجام دی ہیں ان کا تذکرہ بھی ضروری ہے، جس سے پتا چلے کہ پاکستان میں قوانین کو اسلامیانے کے عمل میں ادارہ تحقیقات اسلامی کا کیا کردار رہا ہے۔

ا. اسلامی قوانین پر ادارہ تحقیقات اسلامی کی مطبوعات

۱۹۶۰ء میں مرکزی ادارہ تحقیقات اسلامی کراچی میں قائم کیا گیا، اُس وقت مملکت پاکستان کے نامور محققین اس ادارے سے وابستہ ہو گئے۔ دینی اور قومی خدمت کے جذبے سے سرشار افراد نے پوری جانفشانی سے کام کیا، ۱۹۶۲ء میں صدر مملکت محمد ایوب خان نے ادارے کا دورہ کیا اور محققین سے خطاب کرتے ہوئے انھیں اسلامی قوانین کی تشکیل میں اپنا کردار ادا کرنے کو کہا۔ تب سے ادارے نے قوانین کو اسلامیانے کی غرض سے یکے بعد دیگرے قوم کو اپنی مطبوعات پیش کیں، جن سے مقننہ سے وابستہ افراد کو قرآن و سنت کے منافی قوانین کا جائزہ لینے میں راہنمائی ملی، تاکہ دستوری شق کہ "ملک پاکستان کا کوئی قانون بھی اسلام کے خلاف نہیں ہو گا" پر پوری طرح عمل ہو سکے۔ اس طرح قدرتی طور پر ادارے میں تحقیقات کی زیادہ تر توجہ اسلامی قانون اور متعلقہ موضوعات کی طرف مبذول ہو گئی۔

---

[۱۴] بعد ازاں جب ۱۹۸۰ء میں اسلامی یونی ورسٹی اسلام آباد کا قیام عمل میں آیا تو شریعہ فکلٹی کو اس کا حصہ بنا دیا گیا۔

پاکستانی معاشرے کی اسلامی بنیادوں پر تشکیل نو کے لیے اسلامی قانون کی تدوین اور تنفیذ کا مسئلہ اولیت کا مستحق تھا[۱۵]۔ لہذا ادارہ تحقیقات اسلامی نے اپنے ابتدائی دور سے ہی اسلامی قوانین کی تدوین کا آغاز کر دیا۔ درجہ ذیل صفحات میں ادارے کی مطبوعہ اُن کتب کا جائزہ پیش کیا جارہا ہے جو فقہ اور اصول فقہ سے متعلق ہیں، اور پاکستان میں قوانین کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لیے راہ نما کتب اور مواد کے طور پر استعمال کی جاتی رہی ہیں۔

ادارہ تحقیقات اسلامی نے قوانین کو اسلامیانے کے لیے دو بڑے منصوبہ جات کو ترتیب دیا ہے، پہلا منصوبہ انفرادی ہے جبکہ دوسرا منصوبہ اجتماعی طور پر ادارہ کے اسکالرز نے آگے بڑھایا ہے۔ پہلا منصوبہ ''مجموعۂ قوانین اسلام'' ہے ۔ جبکہ دوسرے منصوبے کا نام ''تراجم مصادر قانون اسلامی'' ہے۔

ا۔ مجموعہ قوانین اسلام

۱۹۶۲ء کے دستور کو پیش کرتے ہوئے صدرِ مملکت نے مرکزی ادارہ تحقیقات اسلامی کا اعلان فرمایا تو ساتھ ہی ادارے کے مقاصد میں اسلامی قوانین کی طرف قوم کی راہنمائی کی بطور خاص تاکید کی، تاکہ اسلامی معاشرے کی تشکیل جدید میں موثر و مددگار ثابت ہو۔ اس کے علاوہ دستور سازی میں جو افراد مصروف عمل تھے، ان کی بڑی تعداد عربی زبان سے ناواقف تھی، جبکہ اسلامی قوانین کے تمام بڑے مصادر عربی زبان میں تھے۔ اس اہمیت کے پیشِ نظر، مرکزی ادارہ تحقیقات اسلامی نے ان عربی مصادر کو اردو میں ڈھالنے اور انھیں دفعات کی صورت میں پیش کرنے کا منصوبہ بنایا، تاکہ مقننہ کے افراد بطورِ خاص اور دیگر اہل علم حضرات بالعموم استفادہ کر سکیں۔ چنانچہ ایک جامع منصوبے کے تحت تمام منتشر اسلامی قوانین کو تحقیق کے بعد جدید انداز پر مرتب اور مدوّن کرنے کا یہ سلسلہ ''مجموعۂ قوانین اسلام'' کہلاتا ہے، جس میں عائلی، دیوانی اور فوجداری قوانین شامل تھے[۱۶]۔ ابتدا میں یہ مجموعہ دس جلدوں میں شائع کرنے کا منصوبہ بنایا گیا، مگر اس کی چھ جلدیں منظر عام پر آسکیں۔ اس کی پہلی جلد ۱۹۶۵ء میں شائع ہوئی، جب ملک پاکستان میں دستوری سازی کا عمل اپنی بنیادیں اٹھانیں کی کوشش میں تھا، اسی مقصد کا تذکرہ مصنف نے بھی کیا ہے۔

[۱۵] محمد خالد مسعود، مصدر سابق، ۹۶۹

[۱۶] تنزیل الرحمٰن، مجموعۂ قوانین اسلام ، (کراچی: مرکزی ادارہ تحقیقات اسلامی، ۱۹۶۵)، ۶۔

مجموعہ ہذا کی تالیف کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ملک میں اسلامی قانون کی ضابطہ بندی کی تحریک کی بنیاد پڑے اور حکومت وقت کے لیے اہم قوانین کا ایک خاکہ فراہم کر دیا جائے، جو اسلامی قانون سازی میں ممد و معاون ثابت ہو۔[۱۷]

ایسے وقت میں عائلی قوانین پر مشتمل مجموعۂ قوانین اسلام کی پہلی جلد نے اہل قانون کا ہاں بہت پذیرائی حاصل کی، پھر یہ سلسلہ چلتا رہا اور چھ جلدیں منظر عام پر آئیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے:۔

جلد اول: یہ قانون ازدواج پر مشتمل ہے، جس میں نکاح، مہر اور نفقہ سے متعلق اسلامی قوانین کو تفصیلا بیان کیا گیا ہے۔

جلد دوم: یہ قانون طلاق سے متعلق ہے، جس میں طلاق، خلع، تفریق، ایلا، ظِہار، لِعان اور عدت پر بحث کی گئی ہے۔

جلد سوم: قانون نسب اولاد و حضانت کو بیان کرتی ہے، اس میں نفقہ اولاد و آبا، ہبہ اور وقف جیسے مسائل شرعیہ بیان کیے گئے ہیں۔

جلد چہارم: یہ جلد قانون وصیت کو تفصیلا بیان کرتی ہے۔

جلد پنجم: یہ قانون وراثت سے متعلق ہے، جس میں وراثت کی تقسیم کو تمام اسلامی قوانین کو مد نظر رکھ کر بیان کیا گیا ہے۔

جلد ششم: اس جلد میں شفعہ کا اسلامی طریقہ اور اس پر وارد ہونے والے مسائل و قوانین بیان کیے گئے ہیں۔

اس مجموعے کے مصنف جسٹس تنزیل الرحمٰن صاحب کا شمار ایک ماہر قانون دان اور بنیادی مصادر فقہیہ کا علم رکھنے والوں میں ہوتا ہے، مرکزی ادارہ تحقیقات اسلامی کے ساتھ بطور اعزازی پروفیسر منسلک تھے، انھوں نے اس عظیم منصوبے کا بیڑا اٹھایا۔ مجموعۂ قوانین اسلام کی ایک خوبی تو یہ ہے کہ یہ اسلامی قوانین کو اردو میں سہل انداز میں پیش کرتا ہے، مگر اس کے ساتھ ساتھ جہاں موجودہ معاشرے میں تطبیق کی ضرورت پیش آئے اسے بھی ذکر کیا جاتا ہے، اگر پاکستان کے قوانین میں سے کوئی دفعہ قرآن وسنت کے خلاف ہو تو اسے اسلامی انداز میں ڈھالنے کی سفارش بھی کی گئی ہے۔

اس مجموعے میں اسلامی قوانین کی تدوین صریحا قرآن و سنت، صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین اور ائمہ مجتہدین کے فقہی قواعد کی روشنی میں کی گئی، جہاں ضرورت محسوس کی گئی ائمہ کے

[۱۷] مصدر سابق، ۲۶

اختلاف کو بھی ذکر کیا گیا اور آخر میں اپنی رائے کا اظہار بھی کر دیا گیا۔ اگر معاصر مسائل کے حل کے لیے اختلاف رائے پایا گیا تو مصنف نے جس رائے کو حق کے زیادہ قریب جانا اسے اختیار کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مصلحت عامہ کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔ اسلامی قوانین کی ترتیب تدوین میں اجتہادی ضرورت کے پیش نظر، گنجائش اور سہولت کا مکمل خیال رکھا گیا ہے۔ مصنف کی رائے یہ ہے کہ معاشرتی ضروریات کے پیش نظر، جس امام یا مجتہد کے مذہب میں عامۃ المسلمین کے لیے سہولت ہو، اسے قانون بنادیا جائے۔

ب۔ تراجم مصادر قانون اسلامی

یہ ایک اجتماعی منصوبے کا نام ہے، جس میں عربی کتب فقہیہ سے مختلف ابواب کا ترجمہ اردو زبان میں پیش کیا گیا۔ پاکستان میں قانون سازی کے دوران فقہ کی جن مباحث کی ضرورت محسوس کی گئی، ان کو اسلامی قوانین کی امہات کتب سے اخذ کر کے اردو میں ڈھالا گیا، پھر اس موضوع سے متعلق تمام مباحث کو ایک جگہ پر اکٹھا کر کے کتابی صورت میں مرتب کر دیا گیا۔ اس میں اس بات کا خاص خیال رکھا گیا کہ وہ کتب اہل علم کے ہاں غیر متنازعہ نہ ہوں۔ پاکستان میں نوّے کی دہائی میں جب قوانین کو اسلامیانے میں تیزی دکھائی گئی تو ادارہ تحقیقات اسلامی نے قوانین کے ان اسلامی مصادر کو اردو میں ڈھالنے کا عمل تیز کر دیا، ڈاکٹر عبدالواحد ہالے پوتا کی نگرانی میں یہ سلسلہ ۱۹۸۱ء سے شروع ہو گیا۔ اس سلسلے سے منسلک کتب کا تعارف مندرجہ ذیل ہے۔

أ۔ حدود و تعزیرات

تراجم مصادرِ قانون اسلامی کے سلسلہ کی یہ پہلی کاوش ہے۔ فقہی مواد کا ترجمہ ادارہ تحقیقات اسلامی کے دو محقق صدیق ارشد خلجی اور غلام مرتضٰی آزاد کے قلم سے ہوا ہے، جبکہ ترتیب و تدوین کا کام ڈاکٹر احمد حسن نے کیا ہے۔ اس سلسلے میں حدود پر پہلی کتاب مرتب کرنے کا مقصد یہ تھا کہ انہی دنوں حدود آرڈی ننس نافذ ہو چکا تھا، صاحبان عدل و قضا کو اسلامی سزاؤں اور ان کو نافذ کرنے کے لیے اسلامی طریقہ کار سے آگاہی دینا بہت ضروری تھا۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لیے ادارے نے فی الوقت عربی مواد کا ترجمہ کیا اور ابواب بندی کر کے اہل قانون کو پیش کیا گیا۔ جن کتب مصادر سے مواد اخذ کیا گیا ان کا حوالہ بھی دے دیا۔ مثلاً حد سرقہ، المبسوط، بدائع الصنائع اور ہدایہ سے ماخوذ ہے، اسی طرح حد زنا، سابقہ کتب کے علاوہ المغنی اور کتاب الام سے بھی ماخوذ ہے۔ کتاب کے شروع میں مصادر اور طریقۂ تالیف بھی ذکر کیا گیا ہے۔

ب. قصاص و دیت

اس کتاب کو سترہ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے، جس میں مشہور مباحث قتل، اقسامِ قتل، احکامِ دیت ، اعضاء کا قصاص، زخموں کے احکام، شہادتِ قتل، جنین کے احکام، جانوروں کے جرائم، احکامِ مصالحت اور قسم کے احکام شامل ہیں۔ فقہی اختلاف کی صورت میں فقہ حنفی کے علاوہ باقی تین فقہی مذاہب کی آرا کو بھی ذکر کیا گیا ہے۔ فقہا کی آرا کو انہی کی کتب سے اخذ کیا گیا ہے، تاکہ ماہرین قانون کو پیش آمدہ مسائل میں جزئیات کا علم بھی ہو اور اس کے ساتھ ساتھ فقہا کی آرا سے بھی واقفیت ہو سکے۔[۱۸] یہ کتاب تراجم مصادرِ قانونِ اسلامی کے سلسلے کی دوسری کتاب ہے، جس کا ترجمہ و ترتیب ادارے کے محقق محمد میاں صدیقی صاحب نے کی، جبکہ ان کے دو معاون صاحبزادہ ساجد الرحمٰن اور علی احمد انصاری تھے۔ ابواب کی ترتیب میں اختیاری طور پر حسبِ ضرورت قوانین کی تشریح اور وضاحت بھی کی گئی ہے، تاکہ قارئین کے لیے اسلامی قوانین کو سمجھنا سہل اور ممکن ہو سکے۔ جن معروف اور مستند کتب سے مواد لیا گیا ہے، ان کا حوالہ بھی ذکر کر دیا گیا ہے۔

ج. ادب القاضی

یہ تراجم مصادر قانون اسلامی کے سلسلے کی تیسری کتاب ہے۔ جسے ڈاکٹر محمود احمد غازی نے مرتب کیا اور ادارہ تحقیقات اسلامی نے ۱۹۸۳ء میں طبع کروائی۔ یہ کتاب آٹھ ابواب پر مشتمل ہے، جن میں خاص طور پر اسلام کا نظامِ عدل و قضا موضوعِ بحث بنایا گیا ہے۔ یہ وہ وقت تھا جب حکومت اپنی تمام توانائیوں کے ساتھ پاکستان میں اسلامی نظامِ عدل و قانون کے قیام میں کوشاں تھی۔ چنانچہ ادارے کے محققین نے ادب القاضی کی صورت میں اس نظام کو اسلامیانے کے خدوخال پیش کیے، تاکہ اس سلسلے میں پوری طرح اہل قانون کی راہنمائی ہو سکے۔ اس کتاب میں وہ تمام مباحث شامل ہیں، جن سے پتا چلتا ہے کہ ادب القاضی سے کیا مراد ہے؟ اور یہ علم یا فن کب اور کیسے وجود میں آیا؟ فقہ اسلامی میں اس فن کی کیا اہمیت ہے؟ آخر میں اسلام کا نظامِ احتساب کے موضوع پر ایک مقالہ بھی بطور ضمیمہ لگا دیا گیا ہے، تاکہ نظامِ عدل سے وابستگی احتساب کے احساس کو تازہ رکھے، اس کے ساتھ ساتھ قاضی عدل و انصاف کے تقاضوں کو ایک دینی فریضہ سمجھے، جو جواب دہی کے عمل سے مکمل ہوتا ہے۔ کتاب کی ابتدا میں مرتب کی طرف سے ایک طویل مقالہ بھی شامل کیا گیا ہے، جو کہ فقہی معلومات، قدیم فقہی مخطوطات، فقہی مصطلحات اور علم ادب القاضی سے متعلق تحقیق پر مشتمل ہے۔

---

[۱۸] ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری، پیش لفظ، قصاص و دیت، (اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، ۱۹۹۰)، ۲۲۔

د. ربا اور مضاربت

اس سلسلے کی چوتھی کتاب ربوا اور مضاربت ہے۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے، حصہ اول جس میں ربوا سے متعلق احکام ذکر کیے گئے ہیں، اس میں مذکور فقہی مواد کا اردو ترجمہ محققین کی ایک جماعت نے کیا ہے، جبکہ دوسرا حصہ مضاربہ پر مشتمل ہے۔ ربا پر تفصیلی مباحث احکام القران للجصاص، الشرح الصغیر، المھذب اور اعلام الموقعین وغیرہ سے لی گئی ہیں، دوسرے حصے کا مواد بھی مذکورہ کتب سے لیا گیا ہے۔ طریقہ تالیف سابقہ کتب کی طرح ہی ہے، مگر اس کتاب میں موجودہ مسائل کو زیر بحث نہیں لایا گیا، جبکہ جدید معاشرے میں ربا کی مختلف اقسام وجود میں آنے کی وجہ سے کاروباری اور جدید بینکاری نظام سے وابستہ افراد کو مختلف قسم کے مسائل سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ موجودہ تقاضوں سے ہم اہنگ اسلامی نقطۂ نظر اس کتاب کا حصہ نہیں ہے۔

ہ. حدود و تعزیرات، قصاص و دیت (فقہ جعفری)

یہ کتاب حدود و تعزیرات میں سے قصاص و دیت کے بارے میں ہے۔ اس میں قصاص اور دیت سے متعلق مواد فقہ جعفری کی امہات کتب سے منتخب کیا گیا ہے۔ سلسلے کی دیگر کتب کی طرح اس میں بھی مصادر و مراجع کو ابتدا میں بیان کر دیا گیا ہے۔ یہ بھی مصادرِ قانون اسلامی سلسلے کی طرز پر مرتب کردہ ہے۔ کتاب کے مرتب و مدون ڈاکٹر سید علی رضا نقوی خود بھی ادارہ تحقیقات اسلامی سے وابستہ تھے۔

و. احکام شرکت

یہ کتاب بھی مصادر قانون اسلامی کے سلسلے کی ایک کڑی ہے، جسے ڈاکٹر حافظ محمد یونس نے ترتیب دیا ہے۔ اس میں شرکت کی شرعی حیثیت کے علاوہ اس کے احکام واقسام پر سیر حاصل بحث کی گئی، اس کے ساتھ ساتھ ائمہ کا فقہی اختلاف اور ان کی آرا بھی بیان کی گئی ہیں، جدید دور کی شراکتی کمپنیوں کے نئے طریقے وضع کرنے کے سبب، معاشرے کو نئے مسائل پیش آ رہے ہیں ۔سو مرتب نے اُن مسائل کا حل فقہا کی آرا کی روشنی میں دینے کی کوشش کی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اہل علم کو اسلامی فقہی مصطلحات سے آگاہی بھی فراہم کی ہے؛ تاکہ جدید کاروباری اور قانونی علوم سے وابستہ افراد فقہ کی اس جہت سے بھی واقف ہوں اور ایک حد تک کسی پیش آمدہ مسئلے کا حل اسلامی قانون میں تلاش کر سکیں۔

ز. احکام بلوغت

اس کتاب میں بلوغت اور اس پر وارد ہونے والے احکامات بیان کیے گئے ہیں، جو کہ ۱۹۹۰ء میں شائع کی گئی ۔ اپنے موضوع کے اعتبار سے یہ کتاب ایک یکتا کاوش ہے، جسے ڈاکٹر محمود احمد غازی اور عبد الرحیم اشرف بلوچ نے ترتیب دیا ہے۔ موضوع سے متعلق مواد کو جمع کرتے ہوئے اس کی ترتیب میں تمام فقہا کی آرا، بشمول فقہ ظاہری اور فقہ جعفری کے شامل کیا گیا ہے، مگر معاشرے کو درپیش جدید مسائل کے حل کے لیے ضرورت کے مطابق مواد ترتیب نہیں دیا گیا۔

ح. احکام رہن، کفالہ وحوالہ

اس کتاب کی ترتیب وتدوین ادارہ تحقیقات اسلامی کے محقق غلام عبد الحق محمد نے کی، یہ بھی اردو زبان میں پائی جانے والی ایک نئی کاوش ہے۔ مصادرِ قانون اسلامی کے سلسلے میں جو طرز ترتیب اختیار کیا گیا، اسی کے مطابق اس کتاب میں بھی ابتدا میں طریقۂ تالیف اور مصادر کا ذکر کر دیا گیا ہے۔ جبکہ موضوع کی اہمیت کے سبب قرآن وحدیث سے حوالہ جات بھی پیش کیے گئے ہیں۔ بعد ازاں فقہی مباحث میں تمام فقہا کی آرا کو الگ الگ بھی درج کیا گیا ہے۔

ط. احکام وقف

یہ کتاب ادارہ تحقیقات اسلامی کے محقق غلام عبد الحق محمد کی تالیف ہے، جو کہ ۱۹۹۹ء میں شائع کی گئی۔ اسلام میں اوقاف کی تاریخ، تعریف اور احکام پر جامع انداز میں بحث موجود ہے۔ پھر مؤلف نے تمام فقہا (بشمول جعفری فقہ) کی آرا جمع کی ہیں۔ اس کے علاوہ زمانۂ جدید میں وقف پر پائی جانے والی تحقیق کو نظر انداز نہیں کیا، بلکہ اس کا بھی تجزیہ کیا ہے۔ کتاب گیارہ ابواب پر مشتمل ہے۔ آخری باب میں غیر مسلم اوقاف سے متعلق بھی بحث موجود ہے۔ پاکستان میں اردو زبان میں اسلامی اوقاف پر معلومات حاصل کرنے کے لیے یہ پہلی کاوش ہے، جو کہ ادارے کی جانب سے طبع کی گئی۔

ي. احکام طلاق

یہ کتاب بھی اس سابقہ سلسلے کی ایک کڑی ہے، جسے ۲۰۰۴ء میں شائع کیا گیا۔ اسے ڈاکٹر حبیب الرحمٰن صاحب نے ترتیب دیا ہے۔ ابتدا میں قرآن وحدیث اور آثارِ صحابہ سے استدلال کرتے ہوئے موضوع کی اہمیت بیان کی گئی، جبکہ بعد کے ابواب میں طلاق کے متعلقات مثلاً: اقسام، خلع، لعان، ایلا، ظہار اور عدت بیان کیے گئے ہیں۔ بعض مقامات پر مرتب نے امہات کتب فقہ کا ترجمہ اور بعض مباحث کا خلاصہ پیش کر دیا ہے۔

ک. اصول الکرخی

یہ عبید اللہ بن الحسین الکرخی کی تصنیف ہے، اصول فقہ پر ایک راہ نما کتاب ہے۔ قانون سازی میں راہنمائی حاصل کرنے کے لیے بہت مفید ثابت ہوتی ہے؛ اس لیے ادارے نے اس کا ترجمہ شائع کیا ہے، اس کے مترجم ادارہ تحقیقات اسلامی کے ایک محقق عبد الرحیم اشرف بلوچ ہیں۔ یہ کتاب بھی تراجم مصادر قانون اسلامی کا حصہ شمار ہوتی ہے۔

ادارہ تحقیقات اسلامی نے پاکستان میں اسلامی قوانین کو سہل انداز میں پیش کرنے اور قومی زبان میں ڈھالنے کے لیے ان دو بڑے منصوبہ جات کے علاوہ بھی مختلف کتب شائع کی ہیں، ذیل میں ان کتب کی تفصیل دی جا رہی ہے۔

۱) شرحِ مجلہ

ضیا حکومت کے دور میں پاکستان میں اسلامی قانون سازی کی طرف بہت زیادہ پیش رفت ہوئی۔ ادارہ تحقیقات اسلامی نے بھی اس سلسلے میں مقننہ کی بھرپور راہ نمائی کی اور وقت کے تقاضوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے عربی کتب کا ترجمہ پیش کیا۔ انہی میں سے ایک ترجمہ مفتی امجد العلی صاحب کا شرحِ مجلہ کے نام سے ہے، یہ مجلة الاحکام العدلیة کی شرح ہے جو کہ علامہ محمد خالد اتاسی نے کی ہے، یہ شرح چھ جلدوں پر مشتمل ہے، جبکہ مفتی امجد العلی صاحب نے پہلی تین جلدوں کا اردو ترجمہ کیا ہے۔ بعد ازاں ان کے انتقال کی وجہ سے یہ کام پایۂ تکمیل تک تو نہ پہنچ سکا، مگر ادارہ تحقیقات اسلامی نے پہلی جلد کا ترجمہ ۱۹۸۶ء میں شائع کیا تھا، جس پر اس وقت کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر شیر محمد زمان صاحب نے مقدمہ تحریر کیا تھا۔ اس پہلی جلد میں فقہ سے متعلق چند ابحاث اور قواعد فقہیہ کی تشریح ہے[۱۹]، مزید اس میں علمِ فقہ کی تقسیم بھی کی گئی ہے، جہاں کہیں شارح نے تشریح کرتے ہوئے اپنے الفاظ میں وضاحت کی اسے قوسین میں رکھنے کا اسلوب اختیار کی ہے۔ مترجم نے بھی اسی اسلوب کو اختیار کیا ہے اور اس میں تبدیلی نہیں کی، تاکہ مؤلف اور شارح کی عبارات کو الگ الگ سمجھنا آسان ہو جائے۔

۲) شرح ادب القاضی

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے کہ ادب القاضی کا موضوع اسلامی قانون سازی کے لحاظ سے بطورِ خاص توجہ طلب ہے۔ چونکہ پاکستان میں اسلامی قانون سازی کے لیے وکلا اور جج صاحبان کی عملی

---

[۱۹] ثمینہ بشیر، ادارہ تحقیقات اسلامی کی فقہ پر مطبوعات: ایک جائزہ، فکر و نظر، اسلام آباد، ۵۵:٤-۳، (جنوری-جون ۲۰۱۷)، ۲۰٦۔

تربیت اور راہنمائی ایک ضروری جہت ہے، جس کی طرف ادارہ تحقیقات اسلامی نے خصوصی توجہ دی ہے اور اپنا بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ شرح ادب القاضی کا ترجمہ چار جلدوں میں سعید احمد کے قلم سے پیش کیا گیا۔ یہ اسلامی نظامِ عدل سے وابستہ تمام افراد کے لیے راہنمائی فراہم کرتی ہے۔

۳) مسودۂ قانون قصاص و دیت

یہ کتاب ادارے نے ۱۹۸۶ء میں شائع کی، اس کی ترتیب و تدوین ڈاکٹر محمود احمد غازی نے کی ہے، حقیقتاً یہ کتاب مصری پارلیمان کے وضع کردہ "مشروع قانون العقوبات" کے ان حصوں کا ترجمہ ہے جو قصاص و دیت سے متعلق تھے۔ ادارہ تحقیقات اسلامی کی دستوری وضاحت میں یہ ذکر کیا گیا تھا کہ یہ ادارہ حکومت کے دیگر اداروں کو اسلامی قوانین کی تحقیق و ترجمہ میں تعاون فراہم کرے گا، تو ادارہ وقتاً فوقتاً اپنے ان مقاصد کو پورا کرتا آ رہا ہے، ان میں سے ایک اس کتاب کا ترجمہ و تدوین ہے۔ ۱۹۸۴ء میں جب صدر پاکستان کے فرمان کی تعمیل میں قصاص و دیت کے احکام سے متعلق مجلس شوری (وفاقی کونسل) کی سیلیکٹ کمیٹی کی مدد اور راہنمائی کی ضرورت پیش آئی تو اس کے لیے مصری پارلیمنٹ کے شائع کردہ ۲۳۰ دفعات پر مشتمل فوجداری قوانین منگوائے گئے۔ پھر جب ان کا اردو میں ترجمہ کرنے کی ضرورت پیش آئی تو ان میں سے ۹۵ دفعات اور ان کی توضیحات کا اردو ترجمہ ادارہ تحقیقات اسلامی نے نہایت قلیل مدت میں کیا اور دیگر مواد بھی اردو میں ڈھال کر پیش کیا۔ مسودۂ قانون قصاص و دیت اس تمام کاوش کا نتیجہ ہے، جسے بعد ازاں کتابی شکل میں شائع کیا گیا۔

۴) فقہ اسلامی: مسائل و دلائل

ڈاکٹر وھبہ زحیلی کی شہرہ آفاق کتاب الفقہ الاسلامی وادلتہ کا اردو ترجمہ از ڈاکٹر طفیل ہاشمی ادارے کی طرف سے شائع کیا جا رہا ہے، اب تک چار جلدیں شائع ہو چکی ہیں، باقی چھ جلدوں پر کام جاری ہے۔ الفقہ الاسلامی وادلتہ معاصر زمانے میں پائے جانے والے مسائل اور ان کے جدید تقاضوں سے ہم آہنگ حل پر ایک مبسوط فقہی انسائیکلوپیڈیا ہے۔ اس کی ضرورت و اہمیت کے پیش نظر ادارہ تحقیقات اسلامی نے گیارہ جلدوں میں ہی اس کا ترجمہ شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے، یہ اسلامی قانون سازی کی طرف ایک بڑی پیش رفت ہے۔

۵) اجتماعی اجتہاد

مسلم معاشرے کو پیش آمدہ روزمرہ مسائل کے جدید تقاضوں کے مطابق حل کے لیے اسلامی قوانین کا ایک غیر معمولی اصول اجتہاد ہے۔ آج اسلامی قانون سازی کی ساری عمارت اسی اصول پر

کھڑی ہے۔ فقہا کی اجتہادی آرا ہوں یا اُن آرا کے اوپر مسائل کا استنباط یہ ہر دور کی بنیادی ضرورت رہی ہے۔ اسی ضرورت کے پیشِ نظر بیسویں صدی عیسوی کی آخری دہائیوں میں کئی ایسے ادارے وجود میں آئے جو مختلف النوع فقہی مسائل و موضوعات پر امت کی راہنمائی کرتے رہے۔ اسلامی قانون سازی کے عمل میں اس اجتماعی اجتہاد نے جو کردار ادا کیا ہے، ادارہ تحقیقات اسلامی نے اس موضوع پر ایک علمی سیمینار کا انعقاد کیا، جس کے منتخب مقالات کو ایک کتابی شکل میں شائع کیا گیا اور ان کی ترتیب و تدوین ڈاکٹر محمد طاہر منصوری نے کی۔

٦) مقاصد شریعت

اسلامی قانون سازی میں مقاصد شریعت کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔ یہ مقاصد اسلامی احکام کے باہمی ربط کو سمجھنے میں ممد و معاون ثابت ہوتے رہے ہیں۔ لہٰذا اس بات کی اہمیت ہر دور میں رہی ہے کہ نئے پیش آمدہ مسائل میں حکم شرعی کی تلاش کے دوران اس کے مقاصد و اسباب سے استفادے کے طریقے بتائے جائیں۔ جدید دور میں اس کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ مقننہ سے وابستہ افراد کے لیے یہ ایک دلچسپ موضوع ہے، اسی لیے ادارہ تحقیقات اسلامی نے ڈاکٹر محمد نجات اللہ صدیقی کی کتاب "مقاصد شریعت" شائع کی ہے۔

ادارہ تحقیقات اسلامی نے کچھ کتب انگریزی میں شائع کی ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ قانون سے متعلق افراد میں سے اکثر انگریزی میں مطالعے کو آسان خیال کرتے ہیں، ان کتب کا جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔

أ Early Development of Islamic Jurisprudence

ڈاکٹر احمد حسن کی یہ کتاب اصول فقہ پر بنیادی مصدر کے طور پر لی جاتی ہے، اس کی اہمیت کا انداز اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ادارہ تحقیقات اسلامی نے اسے چار مرتبہ شائع کیا ہے۔ اس کی طباعت اول ١٩٧٠ء میں ہوئی۔ یہ کتاب آٹھ ابواب پر مشتمل ہے، جس میں علم فقہ کی تعریف، تاریخ اور مصادر کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ علم اصول فقہ کو بھی بیان کیا ہے۔

ب Islamic Legal Philosophy: A Study of Abu Ishaq al-Shatbi's Life and Thought

یہ کتاب ادارہ تحقیقات اسلامی کے سابق ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر خالد مسعود کی تصنیف ہے، جس میں مصنف نے امام شاطبی رحمہ اللہ کے حالات زندگی اور افکار و نظریات کا تفصیلی جائزہ پیش کیا ہے، چونکہ امام شاطبی کو اصول فقہ میں ایک خاص مقام حاصل ہے، اس لیے ادارے نے اس کتاب کو پہلی بار ١٩٧٧ء میں اور دوسری بار ١٩٩٥ء میں شائع کیا۔

ت **The Doctrine of Ijma in Islam**

ادارہ تحقیقات اسلامی نے اس کتاب کو پہلی مرتبہ ١٩٧٨ء میں شائع کیا، یہ بھی ڈاکٹر احمد حسن کی تصنیف ہے، جو اجماع کے موضوع پر انگریزی زبان میں اپنی مثال آپ ہے، جدید دور میں اجماع کی افادیت واہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا، مصنف نے اسے جدید تقاضوں سے ہم آہنگ بھی بنایا ہے۔

ث Analogical Reasoning in Jurisprudence

ڈاکٹر احمد حسن کی یہ کتاب اصول فقہ میں قیاس کی اہمیت کو واضح کرتی ہے، اس لیے ادارے نے یہ کتاب ١٩٨٦ء میں شائع کی۔ مصنف نے قیاس کی تعریف اور اس کی اقسام بیان کرنے کے بعد ائمہ کرام کے نزدیک اس کی اہمیت کو بھی بیان کیا ہے [20]، مزید برآں مصنف نے قیاس کو استعمال کرنے کا طریقہ عقلی طور پر بھی بیان کیا ہے، تاکہ جدید مسائل کا استنباط واضح ہو۔

ج Judicial System of Islam

انگریزی زبان میں ادب القاضی کے موضوع پر یہ کتاب ١٩٨٧ء میں شائع ہوئی، ادارہ تحقیقات اسلامی نے مقننہ سے وابستہ افراد کے لیے اردو کے علاوہ انگریزی میں بھی مواد کی فراہمی کا سلسلہ جاری رکھا۔ یہ کتاب ڈاکٹر غلام مرتضی آزاد کی تالیف ہے۔

ح Principles of Islamic Jurisprudence

یہ کتاب ادارے نے ١٩٩٣ء میں شائع کی، جب اصول فقہ پر انگریزی میں کتب کا وجود نہیں تھا تو ادارہ تحقیقات اسلامی نے ڈاکٹر احمد حسن کی خدمات حاصل کیں۔ اس کتاب کو مصنف نے بارہ ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ [21] اس کتاب میں حکم شرعی، اسکی اقسام اور انکے ثبوت کے لیے قرآن و سنت سے دلائل بھی دیے ہیں، اس لحاظ سے یہ کتاب اسلامی قانون سازی میں بنیادی اہمیت کی حامل ہے۔

خ Sales and Contract in early Islamic Commercial Law

یہ ڈاکٹر عبداللہ علوی حاجی حسن کی کتاب ہے، جو ١٩٩٤ء میں ادارہ تحقیقات اسلامی نے شائع کی، اصل میں یہ مؤلف کا ڈاکٹریٹ کا مقالہ تھا جسے ادارے نے کتابی شکل میں شائع کیا، جو کہ اسلامی کاروباری قانون پر معلومات کا ایک ذخیرہ سمجھا جاتا ہے۔

د Theories of Islamic Law

یہ ڈاکٹر عمران احسن نیازی کی تصنیف ہے، جسے ادارہ تحقیقات اسلامی نے چار دفعہ ١٩٩٥ء، ١٩٩٩ء، ٢٠٠٥ء اور ٢٠٠٩ء میں شائع کیا، اس سے اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

---

[20] مصدر سابق، ١٨٨۔

[21] سمعیہ مقبول نیازی، مدثرہ صابرین، ''اصول فقہ سے متعلق ادارہ تحقیقات اسلامی کی مطبوعات کا ایک جائزہ''، فکر و نظر، اسلام آباد، ٥٥: ٣-٤ (جنوری-جون ٢٠١٨ء)، ١٨٩۔

ذ Islamic Jurisprudence

یہ کتاب بھی ڈاکٹر عمران احسن نیازی کی تصنیف ہے، جسے ادارہ تحقیقات اسلامی نے ۲۰۰۰ء میں شائع کیا۔ اس کتاب کے شروع میں ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری کا دیباچہ بھی شامل ہے، یہ کتاب انگریزی زبان میں علم اصول فقہ سے وابستہ افراد کے لیے ایک راہ نما سمجھی جاتی ہے۔

ر Shī'h Marriage Law

علی رضا نقوی کی یہ کتاب ادارہ تحقیقات اسلامی نے ۲۰۱۲ء میں شائع کی، جس میں قرآن و حدیث اور شیعہ فقہ کے مراجع سے استفادہ کیا گیا۔ ڈاکٹر نقوی نے اس سلسلے کی دیگر کتب بھی مرتب کی ہیں، جیسے فقہ جعفری سے مستفاد قصاص و دیت وغیرہ۔ کتاب میں زواجِ متعہ سے متعلق موافق و مخالف آرا مع دلائل ذکر کی ہیں۔ اس ضمن میں شیعہ فیملی اسلامک لاء کے احکامات کا استنباط بھی کیا ہے۔

ز Iqbal's Reconstruction of *Ijtihad*

اقبال کا فلسفہ اجتہاد اپنی نوعیت کا ایک اہم موضوع ہے، جو جدید معاشرے کے لیے اسلامی قانون سازی کی راہ ہموار کرتا ہے؛ اس لیے ڈاکٹر خالد مسعود نے اس موضوع پر اہل علم اور بطور خاص اسلامی قانون سے وابستہ افراد کی توجہ دلائی ہے۔ کتاب انگریزی زبان میں ہونے کی وجہ سے مقننہ کے افراد کی توجہ کا مرکز بنی ہے، ادارہ تحقیقات اسلامی نے اس کی اہمیت کے پیش نظر اسے شائع کیا ہے۔ یہ کتاب آٹھ ابواب پر مشتمل ہے، اگرچہ اب ادارے نے مؤلف کی نئی کتاب ''اقبال کا تصور اجتہاد'' اردو میں بھی شائع کر دی ہے۔

ادارہ تحقیقات اسلامی کی وہ مطبوعات جس نے اسلامی قانون سازی میں کردار ادا کیا ہے، ان میں سے کچھ کا تعارف پیش کیا گیا ہے، جس کا مقصد یہ ہے کہ اس سلسلے میں ادارے کا کردار نمایاں کیا جائے اور اس کی خدمات کو واضح کیا جائے۔ جب پاکستان میں اسلامی قوانین پر مواد ناپید تھا تو ادارہ تحقیقات اسلامی نے مصادرِ قوانین اسلامی جیسے سلسلے شروع کر کے اس کمی کو پورا کرنے کی سعی کی ہے۔ بلکہ مندرجہ بالا ان مطبوعات کے علاوہ ادارے کے طرف سے جاری ہونے والے اردو، عربی اور انگریزی جرائد میں بھی فقہ اور اصولِ فقہ پر مضامین شائع کیے گئے ہیں۔ پاکستان میں قوانین کو اسلامیانے کے

عمل میں اس گوشے نے بھی اپنا کردار ادا کیا ہے، جس کی تفصیل آنے والے صفحات میں دی جارہی ہے۔

۲. ادارہ تحقیقات اسلامی کے جرائد میں اسلامی قوانین پر مضامین

ادارہ تحقیقات اسلامی تین زبانوں میں سہ ماہی جرائد شائع کرتا ہے، ان میں اسلامی قانون سے متعلق مقالات بھی شائع کیے جاتے ہیں، جن میں چند ایک مقالات کی تفصیل بیان کی جارہی ہے:

ا۔ مجلہ اسلامک سٹڈیز میں اسلامی قانون پر مضامین

ادارہ تحقیقات اسلامی نے انگریزی زبان میں مجلہ Islamic Studies کا اجرا مارچ ۱۹۶۲ء میں کیا، اس کے پہلے مدیر ڈاکٹر فضل الرحمٰن تھے جن کا شمار دنیا کے مایہ ناز محققین میں ہوتا تھا۔ ادارے نے ۱۹۶۲ء سے ۲۰۱۱ء تک اس مجلے کا شمارہ شائع کیا ہے، جس کے مطابق تقریباً ۱۶۰ مضامین فقہ، اصول فقہ اور اسلامی قانون پر شائع کیے گئے ہیں۔[۲۲] قانون سے وابستہ افراد کے لیے یہ مجلہ خاصی اہمیت کا حامل ہے، اسی مجلے میں چار Occasional Papers ایسے ہیں جن کا تعلق اسلامی قانون سے ہے اور جنھیں اہل علم کے ہاں پسند کیا جاتا ہے۔

- Law of Duress in Islamic Law and Common Law: A Comparative Study

یہ خالد ابوالفضل کا مقالہ ہے، جو کہ مئی ۱۹۹۲ء میں شائع ہوا، اس میں مصنف نے اسلام کے قانونِ اکراہ واضطرار کا برطانوی عدالتی قانون سے موازنہ کیا ہے اور یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اسلامی قانونِ اکراہ برطانوی عدالتی قانون اکراہ سے بہتر ہے۔[۲۳]

- Characteristics of the Islamic State

یہ ڈاکٹر محمد ہاشم کمالی کا مضمون ہے، جس میں اسلامی ریاست کے قیام کے لیے جو بنیادی اصول درکار ہوتے ہیں ان پر بحث کی گئی ہے، مزید اس میں شورائی نظام کا طریقہ اور امت واحدہ کی اساس کو بیان کیا گیا ہے۔

---

[22] Sher Nowrooz Khan, Islamic Studies Quarterly Journal of Islamic Research Institute Index Vols. 1-50 (1962-2011), (Islamabad: Islamic Research Institute), 12-25. See http://10.40.1.8/wwwisis/index_pdf/index-is.pdf

[۲۳] محمد احمد منیر، "ادارہ تحقیقات اسلامی کے فکری و تحقیقی مجلات کا تنقیدی جائزہ"، فکرو نظر، اسلام آباد،۱-۲: ۵۵(جولائی-دسمبر ۲۰۱۷ء)،۱۴۳.

- Appellate Review and Judicial Independence in Islamic Law

یہ مضمون بھی ڈاکٹر محمد ہاشم کمالی کا ہے، جس میں اسلامی قانون کے تناظر میں نظر ثانی کی اپیل کیسے ممکن ہے اور اس بارے میں ائمہ مجتہدین کے اقوال و آرا کو زیر بحث لایا گیا ہے۔

- The Significance of Shafi'is Criticism of the Medinese School of Law

یہ مضمون ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری کا ہے، جس میں امام شافعیؒ کی خدمات کا جائزہ پیش کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مذہب مدینہ پر امام شافعیؒ کی جو تنقید تھی، اسے موضوعِ بحث بنایا گیا ہے۔

ب۔ مجلة الدراسات الإسلامية میں اسلامی قانون پر مضامین

الدراسات الإسلامية ادارہ تحقیقات اسلامی کا سہ ماہی مجلہ ہے، جو ۱۹۶۵ء میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن کی ادارت میں شروع ہوا، اس مجلے کی اب تک باون جلدیں شائع ہو چکی ہیں[۲۴]۔ اس مجلے میں تقریباً ۱۷۰ مضامین فقہ اور اصول فقہ سے متعلق ہیں[۲۵]۔ خاص طور پر اجتہاد کے موضوع پر اہل علم حضرات نے خاصی وقیع معلومات فراہم کی ہیں، جو جدید قانون سازی میں ایک اہم محرک کے طور پر تصور کی جاتی ہیں۔

ج۔ مجلہ فکر و نظر میں اسلامی قانون پر مضامین

فکر و نظر کا پہلا شمارہ اگست ۱۹۶۳ء میں کراچی سے شائع ہوا، اس شمارے کا مقصد اردو زبان سے وابستہ اہل علم حضرات میں تحقیقی مواد کے ساتھ تبادلۂ علم اور دوسروں سے استفادے کا شوق پیدا کرنا تھا۔ مگر اسلامی قانون سازی میں بھی اس مجلے نے اپنا کردار ادا کیا ہے۔ فکر و نظر میں کم و بیش ۴۳۵ مضامین اسلامی قانون سے متعلق ہیں[۲۶]۔ اس میں اسلامی قانون سازی اور دستور پاکستان سے متعلق شائع ہونے والے مضامین بطور خاص اہمیت کے حامل تصور کیے جاتے تھے۔

---

[۲۴] مصدر سابق، ۱۵۵.

[۲۵] شیر نوروز خان، الدراسات الاسلامیة مجلة فضیلة محکمة لمجمع البحوث الاسلامیة: الفهرس المجلد ۱-۵۰ (۱۹۶۵م -۲۰۱۵م)، ۱۲-۲۱- فقہ اور اصول فقہ کے حصے میں جو تعداد تھی اس کو شمار کیا گیا ہے، تاہم دیگر موضوعات کے نیچے دیے گئے مضامین کو بھی شمار کیا جائے تو تعداد زیادہ ہو گی.

[۲۶] فکرو نظر کا شمارہ جو آن لائن انڈکس پر موجود ہے، وہ تین حصوں میں ہے، اس میں دیگر موضوعات کے نیچے بھی اسلامی قانون سے متعلق مضامین دیے گئے ہیں، وہ تمام موضوعات جو اسلامی قانون سے متعلق ہیں ان تمام کو شمار کیا گیا ہے- دیکھیے:
http://10.40.1.8/wwwisis/Index_pdf/index.htm

مذکورہ بالا مجلات میں شائع ہونے والے مضامین میں علمی اور تحقیقی موضوعات کو زیر بحث لایا جاتا ہیں، فکر و نظر کے مضامین میں موضوعی اعتبار سے تحقیق زیادہ ہوتی ہے، چونکہ اس میں زیادہ تر مخصوص اسلامی معاشرتی جہتوں کو تحقیق کے لیے پیش کیا جاتا ہے، مگر محققین کو تمام فقہی آرا یکجا کرنے، پرکھنے اور اپنے ذہن کے مطابق نتیجہ اخذ کرنے کا پورا حق حاصل ہوتا ہے۔ اس لیے ادارہ تحقیقات اسلامی کے مجلات اسلامی قانون سازی کی تحقیق کے لیے بہترین ماخذ تصور کیے جاتے ہیں۔ قانون کو اسلامیانے کے عمل میں مطبوعات و مجلات کے علاوہ بھی ادارہ تحقیقات اسلامی کا کردار رہا ہے۔ اس ادارے نے اپنی دستوری حیثیت کے مطابق، جسے اوپر ذکر کیا گیا ہے، دیگر حکومتی اداروں کے ساتھ مل کر پاکستان میں قانون سازی کے عمل میں بھی اپنا کردار ادا کیا ہے۔

۳. ادارہ تحقیقات اسلامی کا قوانین کو اسلامیانے میں دیگر اداروں کے ساتھ تعاون

وفاقی وزارت مذہبی امور نے ۱۹۷۹ء میں ادارہ تحقیقات اسلامی کے لیے جو مقاصد اور دائرہ کار جاری کیا، اس کے مطابق "ادارے کو پیش کیے جانے اور اس کے دائرے میں آنے والے امور پر اسلامی نظریاتی کونسل، وزارتوں اور دیگر ایجنسیوں کو معلومات، ہدایات اور مشاورت فراہم کرنا[۲۷]" پاکستان میں اسلامی قانون سازی میں ادارے نے اپنی بھرپور معاونت جاری رکھی، سب سے پہلے ہم ان امور کو زیر بحث لاتے ہیں جن پر ادارہ تحقیقات اسلامی نے اسلامی نظریاتی کونسل کو معاونت فراہم کی ہے۔

ا۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے ساتھ تعاون

آئین پاکستان مجریہ ۱۹۶۲ء میں ایک دفعہ کے تحت اسلامی مشاورتی کونسل کا قیام عمل میں آیا تو اس وقت سے ادارہ تحقیقات اسلامی کے ساتھ اس کا تعلق مربوط ہو گیا؛ کیونکہ کونسل کا ایک رکن باعتبار عہدہ خود ڈائریکٹر ادارہ تحقیقات اسلامی ہوتا تھا[۲۸]۔ اس طرح ادارہ ان تمام مسودات کی تیاری میں کونسل کو معاونت فراہم کرتا جو قانون ساز اسمبلی کی طرف سے بھیجے جاتے۔ اس سلسلے میں جن قوانین پر ادارہ تحقیقات اسلامی نے اپنی رائے دی ہے اوران مسودات کی تیاری میں اپنا ماہرانہ مشورہ دیا ہے، وہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

---

27 Ministry of Religious Affairs and Minorities Affairs, Notification No. S.R.O 746 (1) 119 Dated 22-08-1979.

۲۸ بزمی انصاری، ادارہ تحقیقات اسلامی (ایک اجمالی تعارف)، ۹۴۰۔

۱۔ مسلم عائلی قوانین کا آرڈیننس ، ۲۔ بحری کسٹم ایکٹ، ۳۔ ٹریژر۔ ٹرو ایکٹ ۱۹۷۸ء، ۴۔ افیون ایکٹ، ۵۔ قانون شہادت، ۶۔ مغربی پاکستان مسلم شریعت ترمیمی بل ۱۹۶۷ء، ۷۔ پاکستانی مجموعہ قوانین ۳،۸۔ قانون ازدواج ۱۸۷۲ء، ۹۔ مالیہ کی وصولی ایکٹ ۱۸۹۶ء، ۱۰۔ ولی اور زیر ولایت ایکٹ ۱۸۹۰ء، ۱۱۔ دفعات عمومی ایکٹ ۱۸۹۷ء، ۱۲۔ کوڑھیوں کا ایکٹ ۱۸۹۸ء، ۱۳۔ ڈاکخانہ ایکٹ ۱۸۹۸ء، ۱۴۔ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء۔[۲۹]

اس کے علاوہ زکوۃ و عشر آرڈیننس ۱۹۷۹ء کی تیاری میں بھی ادارہ تحقیقات اسلامی نے اپنا کردار ادا کیا ہے۔

یہ تعاون آپس میں دونوں اداروں کا لازمی امر ہے، اس لیے کہ دونوں دستوری ادارے ہیں اور دونوں اسلامی قانون سازی میں معاونت کے لیے وجود میں آئے۔ فرق صرف یہ ہے اسلامی نظریاتی کونسل صرف اُن امور کو دیکھتی اور مشورہ دیتی ہے جو قانونی طور پر اسلام کے خلاف ہوں، مگر ادارہ تحقیقات اسلامی مجموعی طور پر اسلامی تحقیقات کے لیے وجود میں لایا گیا، چاہے ان کا تعلق اسلامی قانون سے ہو یا اسلامی علوم کی کوئی دوسری جہت ہوں۔ ماضی میں چونکہ پاکستان میں اسلامی قانون سازی کے لیے مواد کی کم دستیابی ایک اہم قومی مسئلہ تھا، جس کے لیے ادارے نے اسلامی نظریاتی کونسل کے ساتھ مل کر قانونی مسودات کی تیاری میں اپنی خدمات پیش کیں۔

ب۔ عدلیہ، وفاقی شرعی عدالت اور شرعی ایپلنٹ بینچ کے ساتھ تعاون

۱۹۸۰ء میں ایک صدارتی آرڈیننس کے ذریعے وفاقی شرعی عدالت کا قیام عمل میں آیا تو اس کا دائرہ کار اسلامی قوانین کے خلاف آنے والے کیسز کو دیکھنا اور اُن کے مطابق فیصلہ کرنا تھا، اس مقصد کے لیے بھی ادارہ تحقیقات اسلامی کی خدمات حاصل کی گئیں۔ اس سلسلہ میں کبھی تو اعلی عدالتوں کے جج صاحبان ادارہ تحقیقات اسلامی کے بورڈ آف گورنرز اور سینڈیکیٹ کمیٹی کے ممبرز رہے ہیں اور کبھی ادارہ تحقیقات اسلامی کے اسکالر حضرات نے بطور جج اپنا کردار ادا کیا ہے ، کبھی اسلامی قانون کی تحقیق کے سلسلے میں اعلیٰ عدالتوں اور وفاقی شرعی عدالت میں بطور خاص ادارے نے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ جناب جسٹس افضل چیمہ ادارے کے بورڈ آف گورنرز کے ممبر رہے ہیں، اسی طرح جناب جسٹس محمد تقی عثمانی، جناب جسٹس نسیم حسن شاہ، جناب جسٹس شیخ آفتاب

[۲۹] محمدمیاں صدیقی،ادارہ تحقیقات اسلامی :تعارف، مصدر سابق، ۱۷۱۔

احمد اور جناب جسٹس فدا محمد خان ادارے کی کونسل کے ممبر رہے ہیں۔ جبکہ جناب جسٹس فدا محمد خان ادارے کی موجودہ کونسل کے نائب چیئر مین ہیں۔[۳۰]

ان کے علاوہ دوسری طرف ادارہ تحقیقات اسلامی سے وابستہ محقق حضرات نے وفاقی شرعی عدالت یا شرعی ایپلنٹ بینچ میں بطور جج اپنی خدمات سرانجام دی ہیں اور اسلامی قانون سازی میں اپنا حصہ ڈالا ہے، ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

- ڈاکٹر رشید احمد جالندھری (سابق جج وفاقی شرعی عدالت)
- ڈاکٹر محمود احمد غازی (سابق جج وفاقی شرعی عدالت)
- ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری (سابق جج وفاقی شرعی عدالت)
- ڈاکٹر محمد خالد مسعود (جج شرعی ایپلنٹ بینچ، سپریم کورٹ آف پاکستان)
- ڈاکٹر محمد الغزالی (جج شرعی ایپلنٹ بینچ، سپریم کورٹ آف پاکستان)

ادارہ تحقیقات اسلامی کے محقق حضرات جو بطور جج اپنی خدمات پیش کرتے رہے ہیں، وہ بلاواسطہ پاکستان میں قانون سازی کے عمل میں شریک رہے ہیں، وہ وقت کے تقاضوں کو سمجھ کر پاکستانی معاشرے کو درپیش چیلنجز سے آگاہ رہتے۔ پھر اس پر اسلامی قانون سے تحقیق کی جاتی ہے جس میں باقی محققین مواد کی تیاری میں اپنا کردار ادا کرتے رہے ہیں۔ اس طرح مجموعی طور پر ادارہ پاکستان میں اسلامی قانون سازی کے عمل میں شریک رہا ہے، کچھ محققین ایسے بھی تھے جو وفاقی شرعی عدالت میں بطور وکیل بھی پیش ہوتے رہے ہیں، جن کا مطمح نظر یہ ہوتا تھا کہ وہ اسلامی قانون کے خلاف درج کسی پٹیشن کی بحث میں حصہ لے کر اس میں اسلامی قانونی آرا پیش کریں تاکہ وفاقی شرع عدالت اسلامی قانونی نقطۂ نظر سے آگاہ ہو سکے۔ اُن وکلا محققین کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

- ڈاکٹر حافظ محمد یونس
- ڈاکٹر غلام مرتضی آزاد
- ڈاکٹر میاں محمد صدیقی
- مولانا عبدالقدوس ہاشمی
- ڈاکٹر محمود احمد غازی
- ڈاکٹر حافظ محمد طفیل

---

[۳۰] محمد ضیاء الحق، ''ادارہ تحقیقات اسلامی، ۵۶۔

ادارہ تحقیقات اسلامی کی مطبوعات کا مطالعہ کرنے سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ ادارے کے محققین نے عدلیہ اور مقننہ کے مزاج کو سمجھتے ہوئے اسلامی قانون سازی کے اس عمل میں اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ گراں قدر تصانیف وجود میں آئیں، پھر اس تصنیفی مواد سے عدلیہ کے جج صاحبان اور مقننہ کے افراد کو بھی راہنمائی کا موقع میسر آیا۔ اس کے علاوہ محققین کا بطور جج اور وکیل اپنی خدمات پیش کرنے کے سبب عدلیہ سے وابستہ اُن حضرات سے بالمشافہ ملاقات و مجالس نے بھی اسلامی قوانین کی طرف راہنمائی کی ایک سبیل پیدا کر دی۔

اس بحث سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ ادارہ تحقیقات اسلامی نے پاکستان میں قوانین کو اسلامیانے میں اپنا بھر پور کردار ادا کیا ہے، چونکہ ادارے کا وجود بھی اس بات کا تقاضا کرتا تھا کہ اسلامی قوانین پر اردو زبان میں مواد کی جس کمی کو بڑی شدت سے محسوس کیا جا رہا ہے، اپنی پہلی ترجیح میں اسے پورا کیا جائے۔ ادارے نے اس سلسلے میں اسلامی تحقیقات کو بروئے کار لاتے ہوئے دو منصوبہ جات تیار کیے، جو اہل علم، قانون و فقہ سے وابستہ تھے ان کی خدمات لے کر ترجمہ و تدوین کے کام کا آغاز کیا۔ اسلامی علوم پر دسترس رکھنے والے حضرات کو جز وقتی کے ساتھ ساتھ کل وقتی ملازمت کی پیش کش بھی کی گئی، پھر اُن سے مصادر قانون اسلامی کے تراجم کروائے گئے، اس طرح فقہ اور اصول فقہ پر کتب کا ذخیرہ جمع ہو گیا۔ بعد ازاں ادارے نے انگریزی زبان میں بھی اسلامی قانون پر کتب کی تصنیف و تالیف کا کام شروع کر دیا، قانون سے وابستہ افراد جو انگریزی میں مطالعے کو آسان سمجھتے ہیں ان کے لیے بھی اسلامی قانون سے راہنمائی لینا آسان بنا دیا گیا۔ اس طرح ادارے نے اردو اور انگریزی زبان میں کم و بیش بتیس کتب اسلامی قانون سازی کے لیے ترتیب و تدوین کے بعد اہل علم کی خدمت پیش کی ہیں ۔ ادارہ تحقیقات اسلامی نے اپنے سہ ماہی مجلات میں بھی، جو کہ انگریزی، عربی اور اردو تینوں زبانوں میں ہیں، اسلامی قانون پر سینکڑوں مضامین شائع کیے ہیں، جن سے قارئین قانون مستفید ہو رہے ہیں۔ قانون کے سلسلے میں دیگر اداروں کے ساتھ ادارہ تحقیقات اسلامی کا تعاون شروع دن سے رہا ہے ۔

مذکورہ بالا تمام خدمات کے باوجود، قوانین کو اسلامیانے کے عمل میں ادارہ تحقیقات اسلامی کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے چند تجاویز ذکر کی جاتی ہیں۔

۱۔ اسلامی قوانین کے تمام شعبہ جات میں سلسلہ وار تحقیقی کام ہونا چاہیے۔ جیسے "مجموعہ قوانین اسلامی "کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا تھا، اسی طرح کے مزید سلسلے وقت کے تقاضوں کے مطابق تشکیل دینے چاہییں۔

۲۔ اسلامی قوانین کی کسی ایک جہت میں ہونے والا کام، جو ادارے کی کتب، جرائد اور دیگر مقامات میں بکھرا ہوا ہے، اُسے ایک کتاب یا مجلد صورت میں طبع ہونا چاہیے تاکہ طلبہ اور محققین کے لیے رسائی آسان ہو جائے۔

۳۔ پاکستان کے دستور کا وہ حصہ جو ابھی تک اسلامی سانچے میں نہیں آیا، اُس پر ادارے کو بطورِ خاص توجہ دینی چاہیے، اسلامی قوانین سے وابستہ جج صاحبان، وکلا اور محققین کی جماعت سے سہل انداز اور دفعات کی صورت میں کتب لکھوا کر طبع کی جائیں۔

۴۔ معاصر انسانی ضرورت کے پیشِ نظر اسلامی قوانین کی تحقیق کی اشد ضرورت ہے، بطورِ خاص ایسے مسائل جن پر اجتہاد کے ساتھ بحث کی گئی ہو، پھر تطبیقی اور عملی صورت پیش کی گئی ہو۔ ادارے کو ایسی تحقیق منظر عام پر لانی چاہیے جو نہ صرف پاکستان بلکہ عالم اسلام کی بھی عظیم خدمت ہو گی۔

***